کربلا والوں کے
کریمانہ انداز

28-09-2017

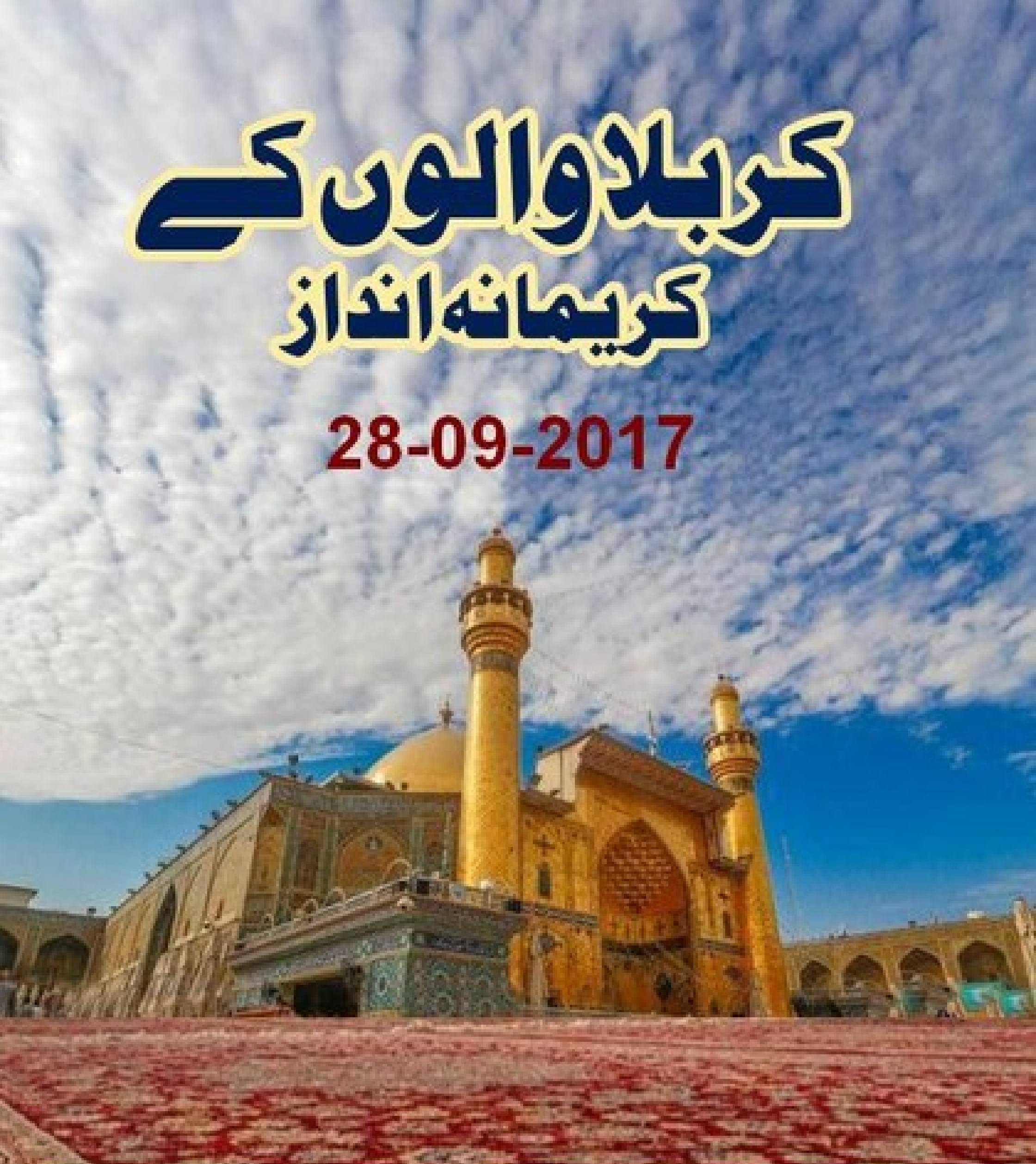

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "شامی" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرّر کرُوں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ انہوں نے عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی، نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔

عرض کی: تہائی؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: میں سارا وَقت آپ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہُوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مغفِرت کا سبب بن جائے گا۔[1]

دُور ہو جائیں دنیا کے رنج و اَلَم ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم
مال و دولت کی کثرت کا طالب نہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ،

---

1 ...مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلٰوة...الخ، ۱۹۸/۳، حدیث: ۳۶۳۱

2 ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ مُحَرَّمُ الحَرام ہمارے درمیان جاری و ساری ہے، یہ مہینا ہر سال ہمیں شُہدائے کربلا کی اور بالخصوص نواسۂ مُصطفےٰ، سَیِّدُ الشُّہداء، اِمامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یاد دِلاتا ہے، کیونکہ آج سے صدیوں پہلے اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرِکہ پیش آیا، جسے **واقعۂ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس معرِکے میں شُہدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے **استقامت** بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اگر سُلطانِ کربلا، حضرت سَیِّدُنا اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چاہتے تو یزیدیوں کو تباہ وبرباد کرسکتے تھے مگر اِستِطاعَت اور قدرت کے باوجود خون کے پیاسوں پر بھی کرم نوازی فرمائی اور جنگ میں پہل نہ کی بلکہ آپ آخری وقت تک ان کو سمجھاتے رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈراتے رہے۔ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کِیا اور جو کچھ فرمایا، اس کا ہر لفظ کرم نوازی پر مبنی تھا۔ چُنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہَرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں کہ جو مجھ پر لازِم ہوچکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے

کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہو جاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) بھی نہ ہو گا۔ ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ (پ ۱۱، یونس: ۷۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو مل کر کام کرو اور اپنے جُھوٹے مَعبُودوں سمیت اپنا کام پکّا کر لو پھر تمہارے کام میں تم پر کچھ گُنجلک (اُلجھن و پوشیدگی) نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور مجھے مُہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

پھر آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمد و ثَنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نِسبَت کے بارے میں غور کر لو کہ میں کون ہوں۔۔۔؟، کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و دُرُست ہے۔۔۔؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں۔۔۔؟ کیا سَیِّدُ الشُّہَداء حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں۔۔۔؟ کیا حضرت سَیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے چچا نہیں۔۔۔؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعَلِّق رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو۔۔۔؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جُھوٹ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جُھٹلاتے ہو تو حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ، ابو سعید، سَہل بن سَعد، زید بن اَرقَم یا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی

بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے۔ ۔ ۔ ؟ پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں یا میرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مَشْرِق و مَغْرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی کیا، تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)۔ ۔ ۔ ؟ وہ بد بَخْت خاموش رہے، آپ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی، اے حَجّار بن اَبْجَر، اے قَیْس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بد نصیب قَیْس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کر لیں (تو آپ کو چھٹکارا مل سکتا ہے) آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ہرگز اس کی بَیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدبخت یزیدیوں نے نصیحت پر مشتمل آپ کے اس کریمانہ انداز کا جواب سخت اذیّتیں اور تکلیفیں پہنچا کر دیا، مگر آپ کو مصیبتوں کا ہُجُوم حق سے نہ ہٹا سکا اور آپ کے عزم و استقلال میں کوئی کمی نہ آئی، حق و صداقت کا حامی مصیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طوفانِ بلا کے سیلاب سے اس کی ثابت قدمی میں کوئی فرق نہ آیا، دِین کا شیدائی دنیا کی آفتوں کو خیال میں نہ لایا۔

3۔۔۔الکامل فی التاریخ، سنۃ احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۸۔۴۱۹ ملتقطاو ملخصاً

اگر آپ یزید کی بیعت کرتے تو وہ تمام لشکر آپ کے قدموں میں ہوتا، آپ کا احترام کیا جاتا، خزانوں کے منہ کھول دیئے جاتے اور دولتِ دنیا قدموں پر لٹادی جاتی، مگر جس کا دل حُبِّ دنیا سے خالی ہو اور دنیا کی ناپائیداری کا راز جس پر واضح ہو، وہ دنیا کے نمائشی رنگ و رُوپ پر کیا نظر ڈالے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راحتِ دنیا کے منہ پر ٹھوکر ماردی اور راہِ حق میں پہنچنے والی مصیبتوں کا خوش دلی سے استقبال کیا اور اس قدر آفتوں اور بلاؤں کے باوجود یزید جیسے فاسقِ مُعْلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والے) شخص کی بیعت کا خیال بھی اپنے قلبِ مبارک میں نہ آنے دیا، اپنا گھر لُٹانا اور اپنا خون بہانا منظور کیا، مگر مسلمانوں کی تباہی و بربادی گوارانہ فرمائی اور اسلام کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا، خدا کی قسم! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کا اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا، رہتی دُنیا کے مسلمانوں کیلئے بہت بڑی کرم نوازی تھی۔ اس کے علاوہ بھی اِن حضرات کے کردار کے بہت سے پہلو مسلمانوں کیلئے قابلِ تقلید نمونہ ہیں، آیئے آج کے بیان میں عفو و درگُزر، مہمان نوازی اور مسلمانوں کی خیر خواہی وغیرہ سے متعلق **"کربلاوالوں کے کریمانہ انداز"** سنتے ہیں۔ چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

ایک آدمی کے پاس بیس (20) یا تیس (30) اُونٹ تھے، مگر وہ ان کے کھانے پینے کا کوئی اِنْتِظام نہیں کر پا رہا تھا، کسی شخص نے اُسے حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا، لہٰذا وہ شخص اپنی مُراد لے کر چل پڑا۔ جس وقت وہ حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ اپنے خادمین کے ساتھ کھانا کھانے میں مصروف تھے، اس نے دل میں سوچا کہ شاید یہ مجھے کھانے میں شریک نہ کریں۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپ نے اس پر شفقت کرتے

ہوئے ارشاد فرمایا: آیئے! ہمارے ساتھ کھانے میں شامل ہو جایئے۔ لہٰذا وہ شخص کھانے میں شامل ہو گیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد آپ نے ہاتھ دھوئے اور اس کی جانب متوجہ ہو کر اُس کی حاجت پوچھی، حاجت سُن کر ارشاد فرمایا: اپنے اونٹوں کو لے آؤ! اِس جگہ سے اپنے اونٹوں کو کھلاؤ۔ اس نے آپ کی کرم نوازی دیکھی تو بے ساختہ کہنے لگا: **میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ سخاوت بے مثال ہے۔**(4)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کرم نوازی کی کیا ہی بات ہے، کبھی آپ کسی کی مشکل دُور فرماتے، کبھی کسی غریب کی حاجت پوری فرماتے، کبھی کسی مسافر کو نوازتے تو کبھی کسی کی مجبوری و بے بسی کا ذکر سُن کر اس کی امداد کے لیے کمربستہ ہو جاتے، کیونکہ سخاوت کا عظیم وَصف آپ کو اپنے پیارے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وراثت میں ملا تھا جیسا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لاڈلے نواسے کے بارے میں خود ارشاد فرمایا کہ حسین میری جرأت اور سخاوت کا وارث ہے۔(5) لہٰذا آپ جُود و سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے، آیئے! آپ کی کریمانہ سخاوت سے متعلق 2 مزید حکایات سنتے ہیں:

(1) ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر اپنی

4...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، مکارم الاخلاق، ۵۱۲/۳ مفهوماً

5...معجم کبیر، زینب بنت ابی رافع عن فاطمه، ۴۲۳/۲۲، حدیث: ۱۰۴۱ ملتقطا

تنگدستی اور فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا، ہم آپ کو رخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار دِینار (یعنی سونے کے سکّوں) کی پانچ(5) تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: حضرت سیّدنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے، اُسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اِس کرم نوازی کے باوجود تاخیر پر معذرت فرمائی۔[6]

یا شَہیدِ کربلا فریاد ہے		نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے
ہے مری حاجت میں طیبہ میں مروں		اے مرے حاجت رَوا فریاد ہے
مفلس و ناچار و خَستہ حال ہوں		مَخزنِ جُود و عطا فریاد ہے
بخت کی ہیں جس قدر بھی گُتّھیاں		ساری سُلجھا دو شہا! فریاد ہے

(وسائل بخشش، ص۵۸۶ تا ۵۸۸)

(2) چرواہے کو نواز دیا

ایک مرتبہ نواسۂ مصطفےٰ، جگر گوشۂ شیر خدا حضرت سیّدنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گُزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا جو بکریاں چَرا رہا تھا، وہ چرواہا آپ کے پاس حاضر ہوا اور تحفے کے طور ایک

---

6 . . . کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتھم من اھل البیت، ص۷۷

بکری آپ کی خدمت میں پیش کردی، آپ نے اس سے پوچھا کہ تم آزاد ہو یا غلام؟ اس نے عرض کی: حضور! میں غلام ہوں۔ آپ نے وہ بکری اسے واپس لوٹادی۔ اس نے عرض کی: حضور! یہ میری اپنی بکری ہے تو آپ نے بکری قبول فرمالی۔ پھر آپ نے اس غلام کو بھیڑ بکریوں سمیت اس کے آقا سے خرید کر آزاد فرمادیا اور بھیڑ بکریاں اسے تحفے میں دے دیں۔[7]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کے کریمانہ انداز کے بارے میں ہم نے سُنا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی سخاوت جیسی عظیم صفت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی استطاعت کے مطابق اپنے پریشان حال مسلمان بھائیوں کی مدد کیا کریں، حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے روز جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین(3) شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا:(1) جس نے میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کی ہوگی (2) جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا ہوگا، (3) اور جس نے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[8] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جو مال اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس کے ذریعے اپنے عزیز رشتے داروں اور غریبوں کے ساتھ خیر خواہی کیا کریں۔ آیئے سخاوت کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کے لئے سخاوت و صدقے کے بارے میں تین(3) فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

سخاوت وصدقے کے بارے میں تین فرامینِ مصطفےٰ

7...مصنف ابن ابی شیبه، کتاب البیوع والاقضیة، باب فی الرجل یهدی الرجل الخ، ۵/۳۸۹، حدیث: ۱

8...بستان الواعظین، مجلس فی قوله تعالی ان الله وملٰئکته...الخ، ص ۲۶۱-۲۶۰

(1) سخی آدمی، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے، جنّت سے اور لوگوں سے قریب ہے اور دوزخ سے دُور ہے۔[9]

(2) تین باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں اور ان میں سے ایک بات کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو کہ کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔[10]

(3) نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔[11]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کو کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر ان مشکل گھڑیوں میں بھی اُن مبارک ہستیوں نے اپنے **کریمانہ انداز** میں کوئی تبدیلی نہیں آنے دی بلکہ ان کٹھن حالات میں ظاہری بے سروسامانی کے باوجود بھی اپنی سخاوت کے دریا بہاتے رہے، آیئے اس سلسلے میں حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی کرم نوازی کا ایک واقعہ سُنتے ہیں:

انوکھی سخاوت

واقعۂ کربلا کے بعد اہلِ بیت کو مدینۂ منورہ تک پہنچانے کے لئے جس شخص کو مقرر کیا گیا تھا، وہ بہت نیک دل تھا، اس نے پورے راستے اہلِ بیت کی ضروریات کا خیال رکھا اور اُن کے ساتھ نرمی اور حسنِ سُلوک سے پیش آیا، جب یہ قافلہ مدینۂ منورہ پہنچ چکا تو شہزادیِ شیرِ خدا حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ

9...ترمذی، کتاب البر والصلة، باماجاءفی السخاء، ۳/۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸

10...مسند احمد، حديث ابي كبشة الانماري رضي اللّٰه عنه، ۶/۲۹۸، حديث: ۱۸۰۵۳، ملتقطا

11...ترمذي، كتاب السفر، باب ماذُكِر في فضل الصلاة، ۲/۱۱۷، حديث: ۶۱۴

اللہ تَعَالٰی عَنْہا کی چھوٹی بہن فاطمہ بنتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اُن سے عرض کی: اس شخص نے پورے سفر میں ہمارا خوب خیال رکھا ہے، ہمیں بھی اسے کچھ نہ کچھ انعام دینا چاہیے۔ حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا کہ ہم اس شخص کو صرف اپنے زیورات ہی پیش کرسکتے ہیں۔ چُنانچہ دونوں شہزادیوں نے اپنے کنگن وغیرہ اُتار کر اُسے دے دیئے اور ساتھ ہی معذرت بھی کی (کہ اس کے علاوہ ہمارے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں)، اس شخص نے وہ تمام سامان واپس لوٹا دیا اور عرض کی: اگر میں نے وہ خدمت گُزاری دنیوی مفاد کے لئے کی ہوتی تو یقیناً اس انعام پر مجھے خوشی ہوتی، مگر میں نے تو وہ خدمت صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنودی اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ لوگوں کی قرابت داری کی وجہ سے کی تھی۔[12]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اہلِ بیتِ اطہار کی کرم نوازی کس قدر اعلیٰ درجے کی تھی کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عقیدت کا اظہار کرنے اور اہلِ بیت کے ساتھ حسنِ سُلوک سے پیش آنے والے کو نہ صرف اپنے زیورات عطا فرما دیئے بلکہ اس بات پر اس سے معذرت کا اظہار بھی فرمایا کہ اس کے علاوہ تمہیں دینے کے لئے ہمارے پاس مزید کوئی چیز نہیں، اِن مبارک ہستیوں کے روشن کردار سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو بدلے میں ہمیں بھی اُس کے شکریہ کے طور پر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے، حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللہَ یعنی جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بھی شکر گُزار

12...الکامل فی التاریخ، ج۳، ص۴۴۰

نہیں ہوتا۔(ترمذی،کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الشکر...الخ، ۳/۳۸۴،حدیث:۱۹۶۲)

اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنے دل میں اہلِ بیت کی عقیدت و محبت کا چراغ روشن رکھنا چاہئے کیونکہ محبتِ اہلِ بیت، دُنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل ہونے کے علاوہ شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا بھی کا ذریعہ ہے جیسا کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص وَسِیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔[13]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کس قدر خُوش قسمت ہے وہ مسلمان جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آلِ پاک کی خوشی کا سبب بنے۔ آیئے! اہلِ بیتِ اطہار کے فضائل پر مشتمل مزید 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: جو میرے اہلِ بَیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں قیامت کے دن اُسے اِس کا صِلہ عطا فرماؤں گا۔[14]

(2) ارشاد فرمایا: جو شخص اولادِ عبدُ المُطّلِب میں سے کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی (بھلائی) کرے گا، اُس کا

13...برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰

14...جامع صغیر، حرف المیم، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

صِلہ دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ قیامت کے دن مجھ سے ملے گا۔“[15]

(3) ارشاد فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعثِ امن ہیں اور میرے اہلِ بیت میری اُمت کے لئے باعثِ امن ہیں۔[16]

کیا بات رضؔا اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پُھول

(حدائقِ بخشش مرمم، ص۷۹)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس شعر میں اپنے آپ کو مخاطب کرکے یوں ارشاد فرماتے ہیں، اے رضؔا اُس کرم ورحمت والے باغ کی کیا بات ہے، جس باغِ رسالت کی کلی سیدۃُ النّساء فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃ امامِ حسن و امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما جس مہکتے باغ کے پھول ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیا و آخرت میں نجات پانے اور شفاعت کا ذریعہ ہے، ایسے ہی اِس پاک گھرانے سے بغض وعناد رکھنا ہلاکت کا سبب ہے۔ جیسا کہ بحروبر کے بادشاہ، دوعالم کے شہنشاہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ارشاد فرمایا: جو تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کروں گا اور

15 ...تاریخ بغداد، حرف المیم من آباء العبادلۃ، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱

16 ...کنز العمال، کتاب الفضائل، باب اھل البیت، جز۶، ۱۲/۴۵، حدیث: ۳۴۱۵۰

جو تم سے صلح کرے اس کی مجھ سے صلح ہے۔[17] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: خبر دار! جو شخص اہلِ بیت کی بغض و عداوت پر مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ناامید ہے اور آگاہ ہو جاؤ! جو شخص اہلِ بیت سے بغض و عداوت کی حالت پر مرا وہ کافر مرا اور کان کھول کر سُن لو! جو شخص اہلِ بیت کی بغض و عداوت پر مرا اسے جنّت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہو گی۔[18]

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت، ص۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اہلِ بیت سے بغض رکھنے کی کیسی سخت وعیدیں ہیں ، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر دم ان کا خُوب ادب و احترام کریں اور اہلِ بیت سے عداوت و دُشمنی رکھنے والوں کی صحبت سے کوسوں دُور رہیں کیونکہ صحبت ضرور رنگ لاتی ہے ، اگر اچھوں کی صحبت مل جائے تو انسان میں اچھائی پیدا ہو ہی جاتی ہے اور دل بھی گُناہوں سے بیزار ، نیکیوں کا طلبگار اور بُزرگانِ دین اور اہلِ بیتِ اطہار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت سے سرشار ہو ہی جاتا ہے اور اس کے برعکس اگر

17... ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة، ۴۶۵/۵، حدیث: ۳۸۹۶
18... الشرف المؤبد، ص۱۰۵

خدا نخواستہ بُری صحبت میسر آجائے تو انسان نہ چاہتے ہوئے بھی بُرائیوں میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، لہٰذا اولیاء اور اہلِ بیت سے عقیدت و محبت رکھنے والوں ہی کی صحبت اختیار کی جائے تاکہ ان کی صحبت کی برکت سے ہمیں بھی اُن نیک ہستیوں کا ادب و احترام نصیب ہو، بد قسمتی سے آج کل بُری صحبتیں اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ اچھی صحبت ملنا مشکل ہو چکا ہے، ایسے حالات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے جو اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کرنے کے عظیم مدنی مقصد کے پیشِ نظر لوگوں کو گُناہوں سے بچانے، نیکیوں کی راہ پر لانے اور اُنہیں اولیاء و اہلِ بیتِ اطہار کی محبت گھول کر پلانے میں مصروفِ عمل ہے، لہٰذا ہم سب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں اور گُناہوں سے نفرت، نیکیوں کی رغبت اور اہلِ بیت کی سچی محبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں بھی سفر کرتے رہیں بلکہ تمام اسلامی بھائی، کربلا والوں کے کریمانہ انداز کو **نذرانہ عقیدت پیش** کرتے ہوئے، شہیدان و اسیرانِ کربلا کے اِیصالِ ثواب کی نیّت سے بالخصوص **عاشورہ** (8.9.10 یا 9.10.11 مُحَرَّمُ الْحَرَام) کے مدنی قافلوں میں سفر کیلئے ابھی سے نیت فرمالیجئے، اس کی خوب خوب برکتیں حاصل ہوں گی اور اہلِ بیتِ اطہار کی محبت میں اضافہ ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اولیا کا کرم، تم پہ ہو لا جَرَم — خُوب جلوے ملیں، قافلے میں چلو
اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام — لُوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو
یا خدا ہر گھڑی رَٹ ہو عطار کی — قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "امام حسین کی کرامات" کا تعارف

کربلا والوں کی محبت واُلفت دل میں پیدا کرنے کیلئے امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**امام حسین کی کرامات**" کا مطالعہ نہایت مفید ہے، یہ رسالہ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت، آپ کے فضائل وکمالات اور کرامات کے علاوہ یزید اور یزیدیوں کے دردناک انجام کی **معلومات** اور **عاشوراء** کے **فضائل** پر مشتمل **انمول رِسالہ** ہے، لہٰذا آج ہی یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شعبہ تراجم کی کوششوں سے اس رسالے کا انگلش، ہندی، سندھی اور گجراتی سمیت کُل 7 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے کربلا والوں کے مزید کریمانہ انداز کے بارے میں سُنتے ہیں

چنانچہ حق تلفی کرنے والے کو معاف کرنا اور درگزر سے کام لینا بھی اہل بیتِ اطہار کے بے مثال کریمانہ انداز کا حصہ ہے، معاف کرنا نبیِ رحمت ، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہونے کے ساتھ ساتھ دِینی اور دُنیوی اعتبار سے بہت ہی عُمدہ خصلت ہے، قرآنِ کریم میں عفوو درگزر سے کام لینے کا حکم بھی دیا گیا ہے جیسا کہ پارہ 9 سورۃُ الاَعْراف کی آیت نمبر 199 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ۝۱۹۹ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۹) تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معافی کی برکت سے باہمی صلح کی فضا پیدا ہوتی ہے، آپس کے مسائل حل ہوتے ہیں، باہمی ناراضیوں کا خاتمہ ہوتا ہے، آپس میں محبت بڑھتی ہے اور دل میں بغض و کینہ کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ **کربلا والوں کے اندازِ کریمانہ** کی نقل کرتے ہوئے عفوو درگُزر سے کام لیا کریں، کسی مسلمان کا قُصور معاف کرنے سے معاف کرنے والے کی عزّت کم نہیں ہوتی بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ

حدیثِ پاک میں ہے: کسی کو معاف کرنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ (معاف کرنے والے) بندے کی عزّت ہی میں اضافہ فرماتا ہے۔[19] آیئے! عفو و درگُزر سے متعلق **کربلا والوں کے کریمانہ انداز** کے بارے میں تین (3) واقعات سُنتے ہیں:

---

19 ... مسلم مُسلِم، کتاب البر... الخ، باب استحباب العفو والتواضع، ص، ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲

(1) گالیاں دینے والے کو دعائیں دیں

ایک مرتبہ عِصام بن مُصْطَلِق نامی ملکِ شام کا ایک باشندہ جو کہ مولائے کائنات حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بغض رکھتا تھا، حضرت سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے اُنہیں اور اُن کے والدِ محترم حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ حضرت سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے جھڑکنے اُلجھنے یا تلخ کلامی سے کوئی جوابی کاروائی کرنے کے بجائے اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کے بعد یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۹-۲۰۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو، اور اے سُننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی بُرے کام پر اُکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے۔ بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب اُنہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے، ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

پھر فرمایا: اپنے اوپر بوجھ ہلکا رکھ اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، اس کے علاوہ آپ اس کے ساتھ اس قدر عفوودرگُزر، نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے کہ اس کا بغض و عداوت ایک دَم محبت میں تبدیل ہو گیا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا وَمَا عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ وَمِنْ اَبِیْہِ یعنی رُوئے زمین پر حضرت سَیِّدُنا امام حسین اور اِن کے والد حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے زیادہ میرے نزدیک کوئی محبوب نہیں۔[20]

گالیاں سُن کر دُعا دیتے ہو تم اے شہیدِ کربلا! تم پر سلام ہے فلاح کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

(2) گالی دینے والے کے ساتھ خیر خواہی

ایک مرتبہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کسی نے گالی دی تو آپ نے (غُصّہ ہونے اور انتقامی کاروائی کرنے کے بجائے) اُسے اپنا مُبارَک کُرتا اور ایک ہزار درہم دینے کا حکم دیا۔ کسی نے کہا: آپ نے پانچ (5) خَصلتیں جَمع کرلی ہیں: (۱) بُردباری (۲) تکلیف نہ دینا (۳) اس شخص کو ایسی بات سے رہائی دینا جو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُور کردیتی (۴) اسے توبہ وندامت کی طرف راغب کرنا (۵) بُرائی کے بعد تعریف کی طرف رجوع کرنا۔ آپ نے معمولی دنیا کے ساتھ یہ تمام عظیم چیزیں خَرِید لیں۔[21]

(3) میں نے اپنا غُصّہ پی لیا

ایک بار امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اُن کی لونڈی وضو کروا رہی تھی، اچانک اس کے ہاتھ سے برتن آپ کے چہرے پر گِر گیا جس سے چہرہ زخمی ہوگیا۔ آپ نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو اس نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: **وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ** ''اور غُصّہ پینے والے'' امام زین

20...تفسیر البحر المحیط، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۹۹، ۴/۴۴۶، تفسیر قرطبی پ۹، الاعراف، ۴/۲۵۰، ملخصاً
21...احیاء العلوم، ۳/۲۲۱

العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں نے اپنا غُصّہ پی لیا۔ اس نے پھر عرض کی: **وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ** ” اور لوگوں سے در گزر کرنے والے“ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے معاف کرے۔ پھر عرض گزار ہوئی: **وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ** ”اور اللہ عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے“ ارشاد فرمایا: جا! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد ہے۔(22)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ حضرات کتنے نرم مزاج اور بُردبار ہوا کرتے، لوگوں کی غلطیوں پر ان کو ڈانٹنے، جھڑکنے اور اُن کے ساتھ اُلجھنے کے بجائے ان کے قصور کو معاف کرنے والے ہوتے تھے، ہم **کربلا کے جاں نثاروں** سے محبت کا دم تو بھرتے ہیں لیکن ہمیں اس پر بھی غور کرلینا چاہئے کہ کیا ہم بھی دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں یا ان سے فوراً بدلہ لینے کا، اِنتقامی کاروائی کرنے کا جذبہ دل میں جوش مارنے لگتا ہے اور تکلیف پہنچانے والے کو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے لئے بڑی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں، نیز کنیز کو معاف کرنے اور رِضائے الٰہی کے لئے آزاد کرنے سے متعلق آخر میں جو حکایت سُنی، اس میں ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جو اپنے ملازمین کے ساتھ نہایت غیر مناسب سلوک کرتے ہیں اور ان کی معمولی غلطیوں پر انہیں خوب جھاڑ پِلاتے اور ان کی حوصلہ شکنی و دل آزاری کرتے ہیں، اس کے بجائے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، اُن کی غلطیوں پر انہیں پیار اور محبت سے سمجھائیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے اُن سے عفوودر گزر کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خوب

22...ابن عساکر، ذکر من اسمه علی، علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، ۳۸۷/۴۱

خوب برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوں گی۔ **احادیث میں عفوو درگزر** کے کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں ، آیئے معاف کرنے کی فضیلت کے بارے میں احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

(1)... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ حساب کے لئے ٹھہرے ہوں گے تو اس وقت ایک مُنادی یہ اعلان کرے گا کہ جس شخص کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ٔ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پھر دوسری بار اعلان کرے گا کہ جس کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمَّہ ٔ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کہ وہ کون ہے جس کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ٔ کرم پر ہے۔ منادی کہے گا: ان کا جو لوگوں (کی خطاؤں) کو معاف کرنے والے ہیں۔ پھر تیسری بار مُنادی اعلان کرے گا: جس کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ٔ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔[23]

(2)... حضرت سَیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے ، نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لئے (جنّت میں) محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہیئے کہ جو اس پر ظلم کرے وہ اسے معاف کر دے اور جو اسے محروم کرے، وہ اُسے عطا کرے اور جو اس سے تعلقات توڑے وہ اس سے تعلقات جوڑے۔[24]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیئے جب کوئی ہمیں بُرا بھلا کہے یا ہمارے ساتھ بُرا

23... معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸ ملتقطا

24... مستدرک، کتاب التفسیر، شرح آیۃ: کنتم خیر امۃ... الخ، ۳/۱۲، الحدیث: ۳۲۱۵

سلوک کرے تو اہلِ بیت اطہار کے کریمانہ انداز پیشِ نظر رکھتے ہوئے درگزر سے کام لیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عفو و درگزر کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

عفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہلِ بیت کی سچی محبت، جذبۂ عفو و درگُزر، نیکیوں کی رغبت اور گُناہوں سے نفرت دل میں پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اور ذیلی حلقہ کے 12 مَدَنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ "**صدائے مدینہ لگانا**" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو "**صَدائے مدینہ**" لگانا کہتے ہیں، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی مَساجد کی آبادکاری کے لئے اس مدنی کام میں اپنا حصہ شامل کریں اور دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! صدائے مدینہ ایسا پیارا مدنی کام ہے کہ جس میں اُخروی فوائد کے ساتھ ساتھ طِبّی و دُنیوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ آیئے **صدائے مدینہ** لگانے کے دُنیوی فوائد سنتے ہیں۔ مثلاً

- ♣ **صدائے مدینہ** کی برکت سے صبح کی تازہ ہوا ملتی ہے۔ **صدائے مدینہ** کی برکت سے پیدل چلنا نصیب ہوگا، کیونکہ پیدل چلنے سے انسان صحت مند رہتا ہے۔
- ♣ پیدل چلنے سے انسانی ہاضمہ درست رہتا ہے۔

♣ پیدل چلنے سے انسان مختلف بیماریوں (مثلاً ہارٹ اٹیک، فالج، لقوہ وغیرہ) سے بچ جاتا ہے۔

♣ پیدل چلنے سے ہڈّیاں مضبوط ہوتی ہیں، پیدل چلنے سے وزن اعتدال میں رہتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدائے مدینہ لگانا (یعنی نماز کے لیے لوگوں کو جگانا) سُنَّتِ مُصطفٰے و سُنَّتِ صحابہ ہے، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔[25] **صدائے مدینہ** لگانے سے کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں، اِس کا اندازہ اِس **مدنی بہار** سے لگائیے۔ چنانچہ

سرکار کی بارگاہ سے بُلاوا آگیا

ٹھینگ موڑ (قصور، پنجاب) کے علاقے اِلٰہ آباد کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تو تھا، لیکن مدنی کاموں کے سلسلے میں سُستی کا شکار تھا۔ حُسنِ اتفاق سے محرم الحرام 1431 ھ بمطابق جنوری 2010ء کو دعوتِ اسلامی کے ڈویژن مشاورت کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جب انہیں میری مدنی کاموں میں عدم دلچسپی کا علم ہوا تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صرف مدنی کام کرنے کا ذہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دِلائی (مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں نمازِ فجر کے لئے جگانے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ”صدائے مدینہ لگانا“ کہتے ہیں) نیز اس ضمن میں انہوں نے مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا فرمان ” صدائے مدینہ دکھائے مدینہ “ بھی سنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!

25... طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۲۶۳/۳، مفهوماً

میرا ذہن بن گیا اور حاضریِ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن میں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگانی شروع کی مجھ پر تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا۔ میرے تو وارے ہی نیارے ہو گئے، قسمت کا ستارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے بار گاہِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حاضری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی برکت سے میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی، دورانِ حج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونے کا شرف بھی مل گیا۔ شاید یہ مدینے شریف کی حاضری اور ایک ولی کامل سے بیعت کی برکت تھی کہ میرے بھائی جو پہلے نمازوں کی ادائیگی میں سُستی کا شکار تھے، لیکن اب تمام گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں کی جانب مائل ہونے لگے۔ باجماعت نماز کا اہتمام کرنے لگے۔ داڑھی شریف کی بھی نیّت کر لی۔ حج سے واپسی آنے کے کم و بیش دو ماہ بعد جبکہ ایک عزیز کی شادی میں شریک تھے، بارات آنے ہی والی تھی لیکن جونہی نماز کا وقت ہوا سب کو باآوازِ بلند نماز کی دعوت دی اور مسجد کی جانب چل دیئے۔ جب وضو کے لئے وضو خانے پر پہنچے تو اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے گر پڑے۔ نمازیوں نے آگے بڑھ کر اُٹھایا اور مسجد میں لِٹا دیا۔ مسجد میں لِٹاتے ہی ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ وہاں موجود سبھی لوگ بھائی جان کی اس ایمان افروز وفات پر افسوس کے ساتھ ساتھ رشک کرنے لگے۔[26]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اور 12 **مدنی کاموں** میں دلچسپی کس قدر باعثِ برکت ہے، لہٰذا ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

26...چمکدار کفن، ص ۱۰

وابستہ رہتے ہوئے 12 مدنی کاموں میں شمولیت اور سنّتوں کی خدمت کے ذریعے اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس جامعاتُ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی اب تک 103 سے زائد شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دلی خواہش کے تحت علمِ دِین کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995 میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی (بابُ المدینہ کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِین حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلْمی پیاس بُجھا رہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ اِن جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی تَربِیَت بھی کی جاتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے بچوں کو جامعات المدینہ میں داخل کروا کے ان کو علمِ دین حاصل کرنے کا مدنی ذہن دیں، خود بھی علمِ دین حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہم نے کربلا والوں کے کریمانہ انداز سننے کی سعادت حاصل کی کہ

- کربلا والے غُصّہ کرنے کے بجائے غصہ پینے والے، لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرنے والے اور سب سے عفوودرگزر کا معاملہ فرمانے والے تھے۔
- کربلا والے زمین میں فتنہ وفساد سے بچنے والے اور امن وسکون قائم کرنے والے تھے۔
- کربلا والے خُوب صدقہ وخیرات کرنے والے تھے۔
- کربلا والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور دِین اسلام کی سربلندی کے لئے اپناسب کچھ قربان کردینے والے تھے۔لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان پاکیزہ گھرانے والوں کی سیرت وکردار پر عمل کرکے دنیاوآخرت کو روشن بنائیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاوخُوشنُودی حاصل کریں۔

پئے حُسین و حَسَن فاطمہ علی حیدر ہمارے بگڑے ہوئے کام دے بنا یارَبّ

(وسائل، بخشش مرمم، ص۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! **صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَئہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت

سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لباس کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۲۵۰۴) جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ** تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) جو باوُجُودِ قدرت زیب و زینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا (ابوداؤد، ج ۴ ص ۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص ۳۶) لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفْل کوئی نَماز قبول نہیں ہوتی (کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص ۴۱) پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلًا جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص ۴۳) اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے

بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحَہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے (مراٰۃ ج ۶ ص ۹۴) خمر د مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک '' عورت '' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۹۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب ''بہارِ شریعت حصّہ 16'' اور ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رَسُول، آئیں سُنَّت کے پھُول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[27]

﴿2﴾تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[28]

﴿3﴾رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[29]

27...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

28...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

29...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(30)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(31)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(32)

30... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

31... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

32... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر (70) فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [33]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [34]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علٰی محمَّد

(---**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**---) 5 محرم الحرام 1438ھ 28 ستمبر 2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **یکم محرم الحرام، 21 ستمبر** بروز جمعرات سے **محرم الحرام** کے **مدنی مذاکروں** کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے، مدنی چینل پر براہِ راست ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف شہروں کے عاشقانِ رسول بھی **OB Van** کے ذریعے ان مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

33...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

34...تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے یعنی **30 ستمبر** کو بھی بعد نمازِ عشاء تقریباً **08:30pm** ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہو گا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ **"حُسینی دُولہا"** مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! (۞) دُرودِ پاک کی برکت سے کس طرح کنویں کا پانی اوپر تک آیا (۞) حُسینی دُولہا کون تھے؟ (۞) 3 بھائیوں کی دِینِ اسلام کے لیے عظیمُ الشّان قربانی کا ایمان افروز واقعہ۔ اس کے علاوہ مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے **"امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ **"حُسینی دُولہا"** کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے **شہیدان و اسیرانِ کربلا** کے ایصالِ ثواب اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے گھر گھر، دکان دکان یہ رسالہ تقسیم بھی کیجئے۔ جیبی سائز (05) بڑا سائز (10) روپے

الحمد للہ عزّوجل! مجلس تراجم کی طرف سے اس رسالے کا (07) زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے" جن میں رومن اردو ، انگلش، اور فیرنچ شامل ہیں۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آوٹ بھی کیا جاسکتا ھے۔

کتاب "(**فیضانِ فاروق اعظم** (**جلد** 2)) اس کتاب میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافتِ راشدہ پر مشتمل مدنی پھولوں سے مالا مال مدنی گلدستے موجود ہیں مثلاً (۞) خلافتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سنہرے دور کا مکمل بیان (۞) فاروقِ اعظم اور حقوق العباد (۞) عہدِ فاروقی کا نظامِ عدلیہ (330) روپے

کتاب "(**آئینۂ قیامت**)" اس کتاب میں آپ پڑھ سکیں گے:(۞)حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و خصائص(۞) میدانِ کربلا میں رُونما ہونے والے واقعات۔(30)روپے

رسالہ "(**امام حسن کی 30 حکایات**) اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے" (۞)سب سے پہلے غوثیّت کا درجہ کس کو ملا؟(۞) امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی محبت و شفقت۔۔۔(۞)اِمامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ(۞)اِمامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شوقِ تلاوت(12)روپے

نوٹ: پاکستان میں مکتبۃ المدینہ سے ان کتب و رسائل کو **50 فیصد ڈِسکاؤنٹ** (رعایت) پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

آج کے ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں "کُفر" کے موضوع پر سیکھنے سکھانے کا سلسلہ ہو گا اور "سوتے وقت کی دُعا" یاد کروائی جائے گی"۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(یہ مواد ہفتہ وار اجتماع کے بیان کے آخر میں بھی موجود ہے)

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

گُنَاہوں کے عَذَابات

﴿1﴾...کُفر

"کفر" کی تعریف: **اِصطِلاحِ شَرِیعَت میں** (ضروریاتِ دین میں سے) **کسی ایک ضرورتِ دینی کے اِنکار کو** (بھی) **کُفر** کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریاتِ دین کی تصدیق کرتا ہو۔[35]

ضروریاتِ دین کیا ہیں؟

"ضروریاتِ دین" اِسلَام کے وہ اَحکَام ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہوں جیسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی وَحدَانیت

[35]... بہارِ شریعت حصہ اوّل،ایمان و کفر کا بیان، ۱/۱۷۲.

(یعنی اُس کا ایک ہونا)، اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت، نماز، روزے، حج، جنت، دَوزخ، قیامت میں اُٹھایا جانا، حِساب کِتَاب لینا وغیرہا۔[36]

واضح رہے کہ یہاں "عوام" سے مُراد وہ مسلمان ہیں جو عُلَماء کے طبقہ میں شُمار نہ کئے جاتے ہوں مگر عُلَماء کی صحبت میں بیٹھنے والے ہوں اور علمی مَسائل کا ذَوق رکھتے ہوں۔"[37]

کفریات کی چند مثالیں

(۱): **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی وَحدَانیت (یعنی اُس کے ایک ہونے) کا اِنکار کرنا۔ (۲): کسی نبی عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کرنا۔ (۳): حُضُور رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خَاتَمُ النَّبِیّٖن (یعنی آخری نبی) ہونے کا اِنکار کرنا۔ (۴-۷): نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج کی فرضیت (یعنی ان کے فرض ہونے) کا اِنکار کرنا۔ (۸-۱۰): اسی طرح جنت، دوزخ اور قیامت میں اُٹھائے جانے کا اِنکار کرنا بھی کُفر ہے۔

"کفر واِرْتِدَاد" کے متعلق مختلف اَحکام

(۱): "کُفر" اَکۡبَرُ الۡکَبَائِر (یعنی سب کبیرہ گُناہوں سے بڑا گُناہ) ہے، کوئی کبیرہ گناہ کُفر سے بڑا نہیں۔[38]

(۲): جس کا خاتمہ مَعَاذَ اللہ کُفر پر ہوا (یعنی جو حَالَتِ کفر میں مَرا) وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا، اس کی مغفرت کی کوئی صورت نہیں۔ قرآنِ پاک میں ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ (پ۵، النساء:۴۸)

36...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۴۱.

37...بہارِ شریعت، حصہ اول، ایمان وکفر کا بیان، ۱۷۲/۱، بتغیر قلیل.

38...تبیین المحارم، الباب الاول فی الکفر، ص۴۰، ملتقطًا.

ترجمۂ کنزالایمان: بےشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کُفر کیا جائے اور کُفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے مُعاف فرما دیتا ہے۔" (۳): جو مسلمان ہو کر کُفر کرے اس کو شریعت میں مُرتَد کہتے ہیں۔[1] مُرتَد کے اَحکام "کافرِ اصلی" کے اَحکام سے بھی زِیادہ سخت ہیں[2] مثلاً (اگر یہ شادی شدہ ہو تو) اس کی عورت نِکاح سے نکل جاتی ہے پھر اِسلَام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نِکاح ہو سکتا ہے ورنہ (عورت) جہاں پسند کرے نِکاح کر سکتی ہے، اس کا نِکاح باطِل ہوتا ہے اور وہ کسی عورت سے نِکاح نہیں کر سکتا، مُرتَد کسی مُعامَلہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارِث نہیں ہو سکتا۔[3] وغیرہ (۴): مُرتَد کے ساتھ مسلمانوں کو سلام کلام، میل جول، نشست و بَرخاسْت (یعنی اُٹھنا بیٹھنا)، بیمار پڑے تو اس کی عِیادت کو جانا، مر جائے تو اس کا جنازہ اُٹھانا، اسے مسلمانوں کے گورِستان (قبرستان) میں دَفن کرنا، مسلمانوں کی طرح اس کی قبر بنانا، اسے مِٹی دینا، اس پر فاتحہ (پڑھنا، یہ سب باتیں) حَرام ہیں۔[4]

آیتِ مُبارَکہ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو کُفر کریں اور میری آیتیں جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہیں ان کو

1...جہنم کے خطرات، ص۲۷.
2...بہار شریعت، حصہ نہم، مرتد کا بیان، ۴۵۴/۲، بتغیر قلیل.
3...بہار شریعت، حصہ نہم، مرتد کا بیان، ۴۵۹/۲، ملتقطاً.
4...فتاویٰ رضویہ، ۲۹۸/۱۴، ملتقطاً.

(پ ۱، البقرۃ:۳۹) | ہمیشہ اس میں رہنا۔

حدیث شریف: تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِرشاد فرمایا: اے عُمَر، اُٹھو! اور (جاکر لوگوں میں) اس بات کا اِعْلَان کر دو کہ جنَّت میں صِرف مؤمِن ہی داخِل ہوں گے۔[1]

کفر میں پڑنے کے 7 اسباب: **(۱): عِلمِ دین اور اس میں بھی خاص طور پر اپنے بنیادی ضروری عقائد کی معلومات نہ ہونا** کیونکہ جاہِل آدمی کبھی اپنی جہالت کے سبب کفر میں جا پڑتا ہے۔ **(۲): بغیر عِلْم کے محض اپنی ناقص عقل کے بھروسے پر دینی مسائل میں بحث کرنا اور ہٹ دھرمی کا مُظاہرہ کرنا** جیسا کہ آج کل عِلْمِ دین سے جاہِل مغربی سوچ رکھنے والے لوگوں کا طریقہ ہے۔ **(۳): کفار و مُشْرِکین (۴): اور بدمذہبوں کے ساتھ دوستی اور میل جول رکھنا بالخصوص ان کی مذہبی تقریبات میں شرکت کرنا (۵): نیز ان کی کتابیں پڑھنا** بھی کفریات میں مبتلا ہونے کا بڑا سبب ہے۔ **(٦): گانے سننا (۷): اور فلمیں ڈرامے دیکھنا** کہ کئی گانے اور فلمیں ڈرامے کفریہ اَشْعَار اور اَفْعَال پر مشتمل ہوتے ہیں۔

ایمان کی حِفاظَت کے لئے: ❀ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہئے۔ ❀ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا شُکْر ادا کرتے رہئے کہ اس نے ہمیں اِسْلَام جیسی عظیم نعمت سے نوازا۔ ❀ اِیمانیات و کفریات کا عِلْم حاصِل کیجئے کہ کن باتوں پر اسلام کا دار و مدار ہے اور کن میں پڑنے سے آدمی دائرہ اِسْلَام سے خارِج ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ **ابوبِلال محمد اِلیاس عطّار** قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کِتَاب **کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب** بہت مفید ہے۔ ❀ کُفّار و مُشْرِکِین اور بدمذہبوں کی صحبت سے بچتے رہئے۔ ❀ صرف اور صرف مُسْتَنَد عُلَمائے اہلسنت کی ہی کِتَابیں پڑھئے، بدمذہبوں کی کِتَابوں نیز ناوِل

---

[1] ...ترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، ص ۴۰۳، حدیث: ۱۵۷٤.

وڈائجسٹ پڑھنے سے بچئے۔ ❀ محتاط گفتگو کیجئے بِالْخُصُوص دِینی مَسائل میں اُلجھنے اور کسی بھی دِینی بات کو مذاق بنانے سے ہمیشہ ہمیشہ بچتے رہئے۔ ❀ گانے سننے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے سے بھی بچئے۔ ❀ وظیفہ: ہر روز صبح کے وقت 41 مرتبہ یہ پڑھئے: یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ[1]۔ (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!) پڑھنے والے کا دل زِندہ رہے گا اور خاتمہ ایمان پر ہو گا۔[2]

ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں یاد کروائی جانے والی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جَدْوَل کے مُطابِق "سوتے وَقْت کی دُعا" یاد کروائی جائے گی، دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔[3]

1...ترجمہ: اے حیّ! اے قیُّوم! تیرے سِوا کوئی معبود نہیں.
2...الوظیفۃ الکریمہ، ص ٢١.
3...بخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید الیمنی تحت الخد الایمن، ص ١٥٦٠، حدیث: ٦٣١٤.